والا کسی صحابی کے بارے میں کوئی نامناسب بات سوچ ہی نہیں سکتا۔ جب کہ دیگر اصحابؓ رسول ﷺ کو مان کر اور اپنے آپ کو سنی کہلا کر بھی لوگ سیدنا معاویہ، سیدنا یزید بن ابی سفیان، سیدنا مغیرہ بن شعبہ، سیدنا عمر بن العاص، سیدنا ابوموسیٰ اشعری، سیدنا مروان رضوان اللہ علیھم اور ان کے اعوان و انصار کو گناہ گار، قرآن ناشناس قرآن و سنت کے نافرمان، باغی، خاطی، اور ضال و مضل (خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے) ایسے الفاظ سے تبرا بازی کرتے ہیں۔

الحمدللہ ہم نے آج تک کسی آخری درجے کے صحابیؓ کے بارے میں بھی اپنے دل و دماغ کے کسی گوشے میں بھی کوئی نامناسب لفظ تک نہیں سوچا۔ ہماری تو دعاء ہے کہ ایسا غارت گر ایمان لمحہ آنے سے پیشتر اللہ ہمیں موت دے دے آمین۔

ہم نے کبھی سیدنا علی المرتضیٰؓ پر سیدنا معاویہؓ کو ترجیح نہیں دی، سیدنا علیؓ ہر لحاظ سے حضرت معاویہؓ سے افضل و برتر ہیں۔ وہ چوتھے خلیفہ راشد ہیں سابقون الاولون کے مصداق اور بدر و حنین کے معرکہ آراء ہیں۔ ان کی بزرگی و فضیلت سب پر مسلم ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام صحابہ کرامؓ کو عادل و راشد مانا جائے۔ ان کے فیصلوں کو درست تسلیم کیا جائے اور مشاجرات صحابہؓ میں رائے زنی کی بجائے اپنی زبان کو اور قلم کو روکا جائے۔ ایک صحابی کو معصوم عن الخطاء مان کر دوسرے صحابی پر طنز و تشنیع کے نشتر نہ چلائے جائیں۔ بلکہ تمام صحابہ کو برحق مانا جائے۔ اور انہیں مجتہد مطلق جان کر ایسی دراز زبانوں کو لگام دی جائے۔

یہی مسلک اہل سنت ہے جس پر احرار کا اعتقاد و ایمان ہے اور یہی وہ دعوت ہے جو تمام یاران سرپل کیلئے صدائے عام کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اسی کو حق و سچ مان کر عمل پیرا ہونے سے ہی مغفرت و نجات ممکن ہے۔

۱۶ جنوری بروز اتوار حضرت شاہ جی، جناب ملک محمد صدیق نائب صدر مجلس احرار اسلام تلہ گنگ کی خصوصی دعوت پر ملک صاحب کے آبائی گاؤں ڈھوک ٹاہلی داخلی شاہ محمد والی تشریف لے گئے اور بعد ظہر خطاب فرمایا آپ کا خطاب اصلاح معاشرہ، تردید رسومات و بدعات اور دعوت عمل پر مشتمل تھا۔ آپ سے قبل مبلغ احرار مولانا محمد مغیرہ اور محمد عمر فاروق نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ کپتان غلام محمد اور محمد امیر نے نعت پیش کی۔

اس موقع پر ملک صدیق صاحب کے قریبی عزیز جناب ملک حبیب صاحب نے دو کنال اراضی دینی مرکز کے قیام کے لئے دینے کا اعلان فرما کر آخرت کمائی۔ یہاں عنقریب حضرت شاہ جی دینی مدرسہ کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس پروگرام میں جناب حافظ میاں محمد صاحب، ملک صدیق صاحب کے بیٹے احمد اور بھانجے خلیل احمد نے انتظام و انصرام میں خصوصی سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔

ابوسفیان تائب

حاصل پور

اِسلام کے علاوہ دُنیا کے تمام نظام اِنسانیت کے قاتل ہیں، جمہوریت بے خُدا معاشروں کا پیدا کردہ نظام ہے۔ ـــــــ (سیّد عطاء المؤمن بخاری)

حسب سابق امسال بھی مجلس احرار اسلام حاصل پور کے زیر اہتمام علاقہ کے آٹھ مقامات پر پانچویں سالانہ اجتماعات احرار منعقد ہوئے۔ ۲ دسمبر ۱۹۹۳ء کو دار ابوسفیان حاصل پور میں علاقہ بھر کے ذمہ دار احباب کا اجلاس

منعقد ہوا۔ جس میں اجتماعات احرار کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔ طے شدہ نظم کے مطابق قائد محترم امیر مرکزیہ ابن امیر شریعت حضرت مولانا حافظ سید عطاء المومن شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے ۷ جنوری کو حاصل پور پہنچنا تھا۔ مگر آپ سفر کراچی سے واپسی میں تاخیر کے باعث دس جنوری کو حاصل پور تشریف لائے۔ علاقہ بھر کے احرار رضاکار آپ کی آمد کے شدت سے منتظر تھے۔ قائد محترم کی تشریف آوری سے کارکنان احرار کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور جذبات دوبالا ہو گئے۔

پروگرام کے مطابق ۱۱ جنوری مدرسہ فاروقیہ فیض القرآن بستی خواجہ بخش، ۱۲ جنوری مدرسہ احرار اسلام بستی شام دین نزد قائم پور، ۱۳ جنوری جامع مسجد عثمانیہ منڈی حاصل پور، ۱۴ جنوری بروز جمعتہ المبارک چک نمبر ۱۰ فورڈوالہ، ۱۵ جنوری مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ بستی گودڑی، ۱۶ جنوری چاہ بال والا بستی فریدیاں، ۱۷ جنوری پلاٹ سی۔ ون ہٹھاڑ، اور ۱۸ جنوری بستی شاہ علی غربی میں۔ انتہائی کامیاب اور عظیم الشان اجتماعات احرار منعقد ہوئے۔ قائد محترم حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے تمام اجتماعات سے مفصل خطابات فرمائے۔ آپ کے علاوہ حافظ ابومعاویہ محمد کفایت اللہ صاحب اور ابوسفیان تائب نے بھی خطاب کیا۔ حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام اور جمہوریت کے اہم موضوعات پر اپنے خطبات میں ارشاد فرمایا۔! کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کل کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انسان مخلوقات الٰہیہ میں برتروفاضل ہے۔ ہر چیز کا بنانے والا ہی اسے چلانے کا صحیح طریقہ بتاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا اور اس کے نظام زندگی کو چلانے کا طریقہ بھی عطا فرمایا۔ اسی طریقہ کا نام نظام اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے اپنا مبارک کلام قرآن حکیم عطا فرمایا۔ اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے اپنے پیارے محبوب، رحمتہ اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بنایا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تک مسلمان اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عملی طور پر نہیں اپنائیں گے کبھی دنیا و آخرت میں سرخرو نہیں ہوسکتے۔ ہمیں اپنے ہر شعبہ زندگی میں اسلام کے سنہری اصولوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب طریقوں پر چلنا ہوگا۔ اسلام کے عادلانہ و منصفانہ نظام خلافت کے علاوہ دنیا میں جتنے بھی نظام ریاست و سیاست ہیں۔ چاہے وہ امریکہ کا صدارتی نظام ہو، یا وہ برطانیہ کی پارلیمانی جمہوریت (DEMOCRACY) ہو، یا چین اور روس کا سوشلزم اور کیمونزم ہو، سب کے سب انسانیت کو ھلاک و تباہ کر دینے والے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے معاشرے پر محنت فرمائی جس میں دنیا کی ہر برائی موجود تھی۔ لیکن جب ان ہی عرب کے بدوؤں نے اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی امامت و خلافت ان نفوس قدسی کے سپرد فرمادی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی زمین پر اللہ کا عطا کیا ہوا نظام اسلام عملی طور پر جاری کر کے دکھایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء رضی اللہ عنھم کا دور خلافت اسلامیہ کا سنہری دور تھا۔ دنیائے انسانیت کیلئے اس سے بہتر نمونہ تاریخ میں نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک اسلام کے مطابق ایک ریاست قائم نہیں ہوجاتی۔

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ جمہوریت مشرکانہ نظام ریاست ہے۔ جمہوریت کے بانی اور شارحین

افلاطون سمیت خود بت پرست اور مشرک تھے۔ انہوں نے جمہوریت کا تصور تو دیا مگر وہ اپنی زندگی میں اس نظام کا کوئی عملی نمونہ پیش نہیں کر سکے۔ اور نہ ہی نظام جمہوریت اپنی اصلی شکل میں کبھی بھی دنیا کے کسی خطہ پر قائم ہو سکا۔ اس نظام ریاست کو کفار و مشرکین ہی بنانے والے اور چلانے والے ہیں۔ انہوں نے جمہوریت کی تشریح اپنی مرضی سے کی اور اس غیر فطری اور پر فریب نظام کے ذریعہ ظالم و غاصب استحصالی قوتوں کو مستحکم کیا۔ یہ نظام بنیادی طور پر بے خدا معاشروں کا پیدا کردہ ہے۔ اور اسی وجہ سے انسانوں کو کوئی اعلیٰ زندگی کا نمونہ پیش کرنے سے ہمیشہ قاصر رہے۔ اس نظام کے ماتحت زندگی گزارنے والے انسان کی حیوانی جبلتوں کو پالا پوسا اور توانا کر دیا ہے آج کی نام نہاد متمدن دنیا کا انسان ایک طاقتور حیوان تو ہے جو اپنی قوت خواہ وہ جسمانی ہو عقلی ہو مالی ہو اسکو بے دریغ استعمال کرنے میں بے خوف ہو چکا ہے۔ نتیجتاً دنیا کی اکثریت چند خاندانوں اور جماعتوں کے مفاداتی عیاروں کے جتھوں اور گروہوں کے قبضہ میں جکڑی ہوئی ہے۔ جمہوری معاشروں کا انسان تاریخ کا انتہائی چالاک، مکار اور سفاک اخلاق باختہ انسان بن چکا ہے۔

اس نظام کے ذریعہ غریب عوام کو اقتدار میں شرکت کا فریب دے کر ظالم و غاصب قوتوں (وڈیروں اور جاگیرداروں) کی بالادستی قائم کی۔ آج دنیا میں جس قدر فحاشی و عریانی فروغ پا رہی ہے اور جتنا بھی فتنہ و فساد برپا ہے سب اسی نظام جمہوریت کرشمہ سازی ہے۔

پاکستان میں ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں مذہبی جماعتوں کی کھلی شکست اسی مشرکانہ نظام جمہوریت کو قبول کرنے کا نتیجہ ہے۔ یہ شکست اسلام کی نہیں ان لوگوں کی ہے جنہوں نے اس نظام کے ذریعہ اسلام کے اقتدار کے احمقانہ خواب دیکھے اور لوگوں کو دکھائے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے وہ علماء اور مذہبی راہنما اللہ کے ہاں اظہار ندامت کریں اور اسکے عطا کردہ سچے اور پاکیزہ عادلانہ نظام دعوت و تبلیغ اور جہاد کے راستہ کو اختیار کریں۔ ان کی ذمہ داری امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ اسلام کے نفاذ کا راستہ جمہوریت نہیں جہاد ہے اور صرف جہاد ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ اسلام ہمیں جو نظام حیات دیتا ہے اس میں ایک دوسرے کے لئے عزت و احترام ہے۔ جبکہ جمہوریت تمام باطل نظریات و افکار، فحاشی، عریانی، قتل و غارت گری، ناانصافی اور عوام کے حقوق غصب کرنے کو فروغ دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

کاش ----! ہمارے ملک کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور راہنما خالصتاً دینی بنیادوں پر متحد ہو جائیں۔

انہوں نے فرمایا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری مسلم دنیا پر یہود و نصاریٰ کے ڈھائے جانے والے مظالم کا بنظر غائر مشاہدہ کیا جائے۔ اور ان کے مقاصد کو سمجھا جائے۔ دنیا کی معیشت پر یہود نے قبضہ جمایا ہوا ہے۔ اور نظام سیاست پر نصاریٰ کا قبضہ ہے۔ بوسنیا، فلسطین، ازبکستان، تاجکستان، افغانستان کشمیر۔ صومالیہ مصر والجزائر، عراق و سوڈان لیبیا، پاکستان کے بارے میں امریکہ اور یورپ کے عزائم بالکل عیاں ہیں امریکہ آج پوری دنیا کی کفریہ طاقتوں، تمام اسلام و مسلمان دشمن قوتوں اور تحریکوں کا سرپرست بنا ہوا ہے ان حالات میں تمام دینی قوتوں کی ذمہ

بقیہ ص ۵۳ پر